Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۴ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ۱۷ احسان ۱۳۵۱ہش ۱۷ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۳۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۶ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

گرمی کے اثر کی وجہ سے ضعف کی تکلیف تاحال چل رہی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۶ احسان ۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ احباب سے اُن کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ ۔ ۱۶ احسان ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول، نصرت گرلز ہائی سکول اور فضل عمر ماڈل ہائی سکول ربوہ میں موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو گئی ہیں۔ اب یہ سکول انشاء اللہ ۵ ستمبر کے شروع میں کھلیں گے۔

مکرم محمد اسلم جاوید صاحب لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ محترمہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ وہ احباب سے دعائے خاص کی درخواست کرتے ہیں۔

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۷۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے بیٹے عزیزم کریم احمد ظفر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امۃ الصبوح صاحبہ بنت محترم میجر عبدالرحمٰن صاحب مغل آف راولپنڈی مسجد مبارک میں بعد از نماز عصر دس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار ظہور حسین سابق مبلغ روس دارالعلوم ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تدبیر اور دُعا دونوں کو باہم ملا دینے کا نام اِسلام ہے

رعایتِ اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرو مگر ساتھ ہی دُعا کے پہلو کو بھی نہ چھوڑو

"جو شخص صرف دُعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے۔ اسی طرح پر دُوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے۔ تدبیر اور دُعا دونوں کو باہم ملا دینا اسلام ہے۔ یعنی گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اسقدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے۔ اور اس قدر دُعا کرے جو دُعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سُورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدِّنظر رکھ کر فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے۔ مگر اس کے ساتھ ہی دُعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدِّنظر رکھے۔ مومن جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اُسکے دِل میں گذرتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جبتک اُس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اِس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اِس کو سمجھا ہے۔ ......

...... پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دُعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر اِن دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے۔ اِس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اِس پر عمل کرے"۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۸، ۲۶۹)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۷ جون بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پروگرام حسب ذیل ہے :۔

عناوین	مقررین
۱۔ مسجد قرطبہ۔	محترم سیّد محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ
۲۔ مسجدوں کے ذریعہ نفع اندوزی (تاریخ و تفصیلات)	محترم سیّد عبدالحی صاحب ایم۔ اے۔
۳۔ اسلام کے مقرر کردہ اصول جنگ	محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ احباب کثرت سے شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ احسان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کا تیسرا ذریعہ —— مجاہدہ کو کمال تک پہنچانا

ایک الٰہی جماعت کے افراد کی کامیابی کے تین ذرائع اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں۔
اوّل:- تقویٰ اللہ کا حصول یعنی باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنے میں اپنے پر ایک موت اور فنا کی کیفیت وارد کرنا۔ دوسرے:- قربِ الٰہی کی راہوں کو تلاش کرنا یعنی ترکِ معاصی کے بعد نیک اعمال بجا لاکر قربِ الٰہی میں ترقی کرنا اور ایک نئی حیات سے ہمکنار ہونا۔ تیسرے بہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مجاہدہ کو کمال تک پہنچانا یعنی اپنے آپ کو اس قابل بنانا کہ حسبِ استعداد وصالِ ذاتِ ذوالجلال کے شیریں جام سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہونے کی غیر معمولی سعادت میسر آ سکے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنی خداداد قوتِ قدسی کی مدد سے اپنے متبعین میں ایسی پاک تبدیلی پیدا کر دکھائی کہ وہ فوز و فلاح کے ان ہر سہ قرآنی ذرائع کو درجہ بدرجہ اختیار کرتے چلے گئے۔

قبل ازیں ہم اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے تقویٰ اللہ کے حصول اور تلاشِ قربِ الٰہی کی تڑپ اپنے متبعین میں کیسے پیدا کر دکھائی اور کس طرح انہیں گندی زیست سے صاف کرکے جوارِ رحمتِ ایزدی میں زندگی بسر کرنے کے قابل بنایا۔ آج ہم یہ بتاتے ہیں کہ آپ نے حقیقی کامیابی کے تیسرے ذریعہ یعنی مجاہدہ کو کمال تک پہنچانے کے سلسلہ میں اپنے متبعین کی تربیتِ باطنی کو کس طرح نقطۂ عروج پر پہنچایا اور انہیں اس قابل بنایا کہ وہ تقویٰ اللہ اور قربِ الٰہی کے اوصاف سے متصف ہونے کے بعد کبھی ختم نہ ہونے والے مجاہدہ کے ذریعہ تعلق باللہ میں ترقی کرتے ہی چلے گئے اور موہبت کے رنگ میں حسبِ استعداد "انا الموجود" کی آواز سننے کے غیر معمولی شرف سے مشرف ہوئے۔

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کا مقصد یہ قرار دیا کہ ایک تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت معرضِ وجود میں آئے جو گناہوں سے بکلّی کنارہ کش ہوکر پورے تعہد سے نیک اعمال بجالائیں اور اس طرح قربِ الٰہی میں ترقی کرکے دنیا کے لئے نمونہ ٹھہریں اسی طرح آپ نے اپنی بعثت کی علّتِ غائی یہ بیان فرمائی کہ اس جماعت میں شامل ہونے والے محض گناہوں سے اجتناب اور نیک اعمال کی بجا آوری پر ہی اکتفا کرنے والے نہ ہوں بلکہ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ (المائدہ آیت ۳۶) کے تحت وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کو کمال تک پہنچا کر محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کے وصف سے بھی متصف ہوں اور اس طرح شیطان کو ہمیشہ کے لئے مغلوب کر دکھائیں تا وصالِ ذاتِ ذوالجلال کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے دارالامان میں آجائیں اور دائمی طور پر تائید و نصرتِ الٰہی کے مورد بنے رہیں اور اس طرح ایک دنیا کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ ٹھہریں چنانچہ آپ نے نفسِ مطمئنہ کے حصول کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اپنی بعثت کی اس علّتِ غائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہماری بعثت کی علّتِ غائی بھی تو یہی ہے کہ رشتۂ منزلِ جاناں کے بھولے بھٹکوں، دل کے اندھوں، جذامِ ضلالت کے مبتلاؤں، ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والوں، کور باطنوں کو صراطِ مستقیم پر چلا کر وصالِ ذاتِ ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جاوے تاکہ ان کو حیاتِ ابدی اور راحتِ دائمی نصیب ہو اور وہ جوارِ رحمتِ ایزدی میں جگہ لے کر مست و سرشار رہیں۔"

یہ علّتِ غائی محض گناہوں سے اجتناب اور نیک اعمال کی بجا آوری سے پوری نہیں ہو سکتی تھی اس کے لئے ضروری تھا کہ آپ کے حلقۂ بیعت میں داخل ہونے والے محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کے وصف سے متصف ہوکر خدا تعالےٰ کی راہ میں مجاہدہ کو کمال تک پہنچائیں تاکہ وصالِ ذاتِ ذوالجلال کا شیریں جام پینے کا شرف انہیں نصیب ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنے متبعین کو خدا میں ہوکر مجاہدہ کرنے کی بار بار اور نہایت درجہ پُر زور تلقین فرمائی چنانچہ آپ نے فرمایا:-

(۱) "خدا تعالےٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں اسی لئے فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ پس کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ مجاہدہ ہی کامیابیوں کی راہ ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲۴)

(۲) "مجاہدہ ایک ایسی شیئے ہے کہ اسکے بدوں انسان کسی ترقی کے بلند مقام کو نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا جو لوگ ہم میں ہوکر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔ غرض مجاہدہ کرو اور خدا میں ہوکر کرو تاکہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں اور اُن راہوں پر چل کر اُس لذت کو حاصل کر سکو جو خدا میں ملتی ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۱)

(۳) "ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجالاتے ہیں سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے۔ جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیمؑ کے متعلق خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کے تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اُس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ ..... ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شیئے پر مقدم رکھے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۷)

آپ نے خدا کی راہ میں مجاہدہ کرنے کی اہمیت واضح کرکے مجاہدہ کی عام تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ یہ امر بھی ذہن نشین کرایا کہ مجاہدہ کو اس کمال تک پہنچاؤ کہ تم میں اور خدا میں کوئی جدائی نہ رہے۔ جب یہ حالت پیدا ہو جائے گی تو خدا تعالیٰ تمہارے حق میں رحمت کے نشان ظاہر فرمائے گا اور تمہیں غلبۂ اسلام کے اہم اور عظیم الشان کام میں کامیاب کر دے گا چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اُس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اُس میں کوئی جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اسپر عمل کرے اور اُسکی رضا کا طالب ہو جائے اور اُسکی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔" (کشتیٔ نوح)

ختمِ رسالت

اُس کو اوصافِ نبوّت ہوں عطا
پختہ تر تھامے جو دامانِ رسولؐ
معنیٔ ختمِ رسالت ہے یہی،
تا ابد جاری ہے فیضانِ رسولؐ

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اللہ تعالیٰ کو واحد و یگانہ سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم الانبیاء مانتے ہیں

ہم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم کو ہر لحاظ سے کامل و مکمل کتاب یقین کرتے ہیں

اپنی جدوجہد اور قربانیوں کی رفتار کو تیز سے تیز تر کرو اور ساری دنیا پر اسلام کو غالب کرکے دم لو

مورخہ ۷ ر احسان ۱۳۵۱ ہش (۷ رجون ۱۹۷۲ء) کو ایوان محمود میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا دو گھنٹے تک جو نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کلاس کی کیفیت اور کمیت پر ہر دو لحاظ سے اظہارِ اطمینان فرمایا اور طلبہ کو مستقبل کی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے احمدیت کے ذریعہ غلبہ اسلام کی مہم میں روز افزوں وسعت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی جدوجہد اور قربانیوں کی رفتار کو تیز سے تیز تر کر دیں اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک ساری دنیا پر اسلام غالب نہ آجائے اور خدا کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں گاڑ نہ دیا جائے۔

بعض لوگوں کی طرف سے احمدیت کی مخالفت میں متضاد اور غیر معقول رویہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ احمدی ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ عیسائیوں، ہندوؤں، دہریوں اور بت پرستوں کو کلمہ طیبہ پڑھا کر حلقہ بگوش اسلام کریں مگر وہ خود "کافر" ہوں یہ بات عقلاً ناقابل تسلیم ہے۔

(۱)۔ حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے چند بنیادی عقائد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا ہمارا پہلا اور بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ ہے قرآن کریم نے توحید باری تعالیٰ کے متعلق مختلف پیرایوں میں اور مختلف زاویوں سے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صفتِ حسنہ سے متصف اور ہر عیب سے منزہ ہے۔ اس کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنے کے بعد انسان کا فرض ہے کہ وہ ان راہوں کو اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور ان طریقوں سے مجتنب رہے جنہیں وہ پسند نہیں کرتا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کو رزاق ماننے اور عسر و یسر میں اللہ تعالیٰ کو حقیقی سہارا سمجھنے کے باوجود کسی قسم کی بددیانتی کا سہارا لینا اعتقاد اور عمل میں کھلا کھلا تضاد ہے اور عقیدہ توحید سے سراسر انحراف کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے بے شمار جلوے انسان کو دعوتِ فکر و عمل ہی نہیں دیتے۔ بلکہ اس کے ساتھ انسان کے ذاتی پیار اور قلبی تعلق کے بھی متقاضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اسی ذاتی پیار اور دلی محبت کا کرشمہ ہے کہ خدا کے بندے اس کی خاطر ہر مصیبت اور دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ دنیا ان پر کفر کے فتوے لگاتی اور مخالفتوں کے طوفان بپا کرتی ہے۔ مگر وہ زندہ خدا سے زندہ تعلق کے سہارے زندہ و سلامت اور کامیاب و کامران منزل مقصود کی طرف گامزن رہتے ہیں۔

(۲)۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قدیم سے دنیا کی رشد و اصلاح کے لئے نبی بھیجتا رہا ہے اور پھر یہ سلسلہ بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچا۔ انبیاء کے اس تسلسل میں اس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔

تسخیر کائنات کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ انسان کے حق میں مخلوق کی یہ خدمت دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول وہ خدمت جو خود بخود ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اس میں انسانی عمل یا کوشش کا دخل نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ مثلاً سورج، چاند، ستاروں اور دیگر ہزاروں مؤثرات نے زمین کو انسان کے لئے تیار کیا اور اس قابل بنایا کہ وہ اس میں زندہ رہے اور ترقی کر سکے۔ دوسری خدمت انسان کی اپنی کوشش، عمل، سمجھ اور عقل کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ مثلاً زمین کہتی ہے کہ میرے اندر ایسے اجزاء موجود ہیں جنہیں تم معلوم کرلو اور خدا کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق استعمال کرو تو چاند پر پہنچ جاؤ گے۔ جہاں تک اس دوسری خدمت کا تعلق ہے جس میں انسانی کوشش و عمل دخل ہے اس کے نتیجہ میں نیکی اور بدی دونوں کا امکان موجود تھا۔ یعنی یہ خطرہ بھی موجود تھا کہ انسان بھلائی کی بجائے برائی کی راہوں کو اختیار کرے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ شروع ہوا۔ تاکہ اشیائے عالم سے کام لیتے وقت انسان بھٹک نہ جائے۔ لیکن جب انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت انسان جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی طور پر ایک کامل شریعت کا حامل بننے کا اہل نہیں تھا۔ جس طرح زمین کو ایک لمبے عرصے تک تیار کرنے کی ضرورت تھی اسی طرح بنی نوع انسان کو ان چار قسم کی طاقتوں کی کامل نشوونما پانے۔ ایک کامل اور دائمی شریعت کا حامل بننے اور تخلیقِ کائنات کے بنیادی نقطے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسن و احسان کے جلوؤں کی برداشت کے لئے لمبے عرصے کی تربیت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے نوع انسان کی تربیت شروع ہوئی اور پھر نسلاً بعد نسلٍ یکے بعد دیگرے انبیاء کے ذریعے ہزاروں سال کی تربیت کے بعد جب اللہ تعالیٰ کے علم کامل میں انسان ایک کامل شریعت کی پیروی کرنے اور ایک افضل نبی کی باتیں سننے اور ان کے اسوہ کو دہرانے کے قابل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا تخلیقِ کائنات اور اس کا تدریجی ارتقاء دلیل ہے اس بات کی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسانِ کامل اور خاتم الانبیاء ہیں کیونکہ اس کائنات کی ساری مخلوق اور اس عالمین کی ہر چیز کو لاکھوں سال تک کام پر لگائے رکھا تاکہ وہ زمین تیار ہو اور وہ ماحول پیدا ہو جس میں انسان کامل کا ظہور ہونے والا تھا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر میں آنا آپ کے لئے وجہ فضیلت نہیں ہے۔ آپ کی فضیلت اس بات میں ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ یعنی آپ انسانیت کے آخری نقطہ عروج پر پہنچ گئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کے مورد اس کے حسن و احسان کے جلووں کی آماجگاہ اس کی صفات کے مظہر اتم اور بنی نوع انسان کے لئے روحانی طور پر فیض رسانی کا ذریعہ بن گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی افاضہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ سمندر سے پانی کے بخارات اٹھ اٹھ کر کوہ ہمالیہ کی ہزاروں فٹ بلند چوٹیوں پر باران رحمت بن کر برس سکتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا بحر ذخار ماضی اور مستقبل ہر دو زمانوں میں موج در موج دُور دُور تک روحانی سرسبزی و شادابی کا ذریعہ کیوں نہیں بن سکتا۔ اگر آپ کے سمندر کا آبِ حیات ہزاروں سال پہلے حضرت آدم کو نبی بنا سکتا ہے تو کیا یہ امت محمدیہ میں تیرہ سو سال بعد آپ کے ایک عاشق صادق کو امتی نبی کیوں نہیں بنا سکتا۔ یقیناً بنا سکتا ہے۔ یہی تو آپ کی نبوت کا کمال ہے۔ یہی تو آپ کا افاضہ روحانیہ ہے جو زمان و مکان کی وسعتوں پر حاوی ہے۔ اکتسابِ فیض آپ کی ذات سے وابستہ ہے کیونکہ روحانی لحاظ سے ساری رفعتیں اور بلندیاں آپ پر ختم ہوگئیں۔ ختم نبوت کے یہی معنے صحیح اور فطرت کے عین مطابق ہیں۔ عقل بھی انہیں تسلیم کرتی ہے۔ ختم نبوت کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ صرف زبانی دعوے تک محدود نہیں بلکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ ہم آپ پر دل و جان سے فدا ہیں۔ ہمارے دل آپ کی محبت سے لبریز ہیں۔ ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ آپ کا احسان مند ہے اگر ہمارے جسموں کو بے دریغ قتل کر دیا جاوے تو اس صدمے کو تو ہم برداشت کر سکتے ہیں۔ مگر ہم ایک لحظہ کے لئے یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی شخص ہمارے محبوب آقا حضرت خیر الانام خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بُرا بھلا کہے اس لئے اگر لوگ ہمیں بزعم خویش منکر ختم نبوت کہتے ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ وہ ہستی جو ہماری زندگی اور بقاء کا واحد سہارا ہے یعنی خدائے قادر و توانا وہ ہمارے دلوں کو جانتا ہے اور اپنے پیار سے نوازتا ہے وہ ہمیں تسلی دیتا ہے اور ہماری تائید میں اپنی قدرت کے نشان دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے مقابلے میں دنیا و ما فیہا کی مخالفتوں اور کفر کے فتووں کی حقیقت ہی کیا ہے

۳۔ آخرت پر بھی ہمارا پختہ ایمان ہے۔ پہلی کتابوں نے ایمان بالآخرۃ کو اس رنگ میں بیان نہیں کیا جس رنگ میں بڑی وضاحت سے قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ دراصل آخرت پر ایمان کے بغیر الٰہی سلسلہ نامکمل ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ایک کھیل بن کر رہ جاتا ہے یہ اُخروی جزا کا حکیمانہ تصور ہی ہے کہ باوجود اس کے کہ الٰہی سلسلہ کو سب سے زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قربانیوں پر قربانیاں دینی پڑتی ہیں لیکن وہ ان سب کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی ابدی راحت کے حصول کے لئے خوشی خوشی برداشت کر لیتے ہیں۔ چنانچہ صحابہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا زندگی بھر قربانیاں دیتے دیتے اس دنیا سے رخصت ہو جانا ایسا ہی تھا جس طرح انسان اپنے گھر کے ایک کمرے سے دوسرے بہتر کمرے میں چلا جاتا ہے

۴۔ اس ایمان پر بھی پختگی سے قائم ہیں کہ قرآن ایک کامل و مکمل اور حق و صداقت پر مشتمل الٰہی کتاب ہے۔ اس کی کوئی آیت اس کا کوئی لفظ اور اس کا کوئی حرف تبدیل یا منسوخ نہیں ہوا۔ دوسرے تمام الٰہی کتابیں تحریف تبدیل کی نذر ہو گئیں۔ مگر یہ شرف صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ یہ چودہ سو سال سے لفظاً اور معناً محفوظ چلا آ رہا ہے اور بدلے ہوئے حالات میں مسائل کو حل کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں ماضی قریب میں کئی لوگوں کے نظریات کی بڑی شہرت ہوئی۔ مگر بعد میں خود ان کے ماننے والوں نے یا تو اپنے حالات کے مطابق ان میں رد و بدل کر دیا یا پھر سرے سے ان کو ترک کر دیا۔ مگر قرآن کریم نے ابدی صداقتوں کو اس طرح سجا کر پیش کیا ہے کہ یہ چودہ سو سال سے بدلے ہوئے حالات میں انسان کے بدلے ہوئے بلکہ الجھے ہوئے مسائل کو نہ صرف سمجھاتا ہے بلکہ اقتصادی اور معاشرتی ترقیات کی نئی راہیں بھی کھولتا ہے

برما میں تبلیغ اسلام

جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد۔ اشاعت و ترسیل لٹریچر
۲ افراد کا قبول حق

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ برما

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ۷ مئی ۱۹۷۲ء صبح ۹ بجے احمدیہ ہال میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ یونائیٹڈ بینک آف پاکستان کے اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ ملک بشارت احمد صاحب نے، جو ایک اہم کام کے سلسلہ میں آجکل یہاں قیام پذیر ہیں جلسہ کی صدارت فرمائی۔ تقریب کا اعلان لوکل اخبارات میں ایک دن قبل کر دیا گیا تھا اور حج بیت اللہ کی فلم دکھانے کا بھی اہتمام تھا۔ ۸½ بجے سے ہی لوگ آنے لگے اور ۱۰ بجے تک پڑوس کے گھروں سے بھی کرسیاں لاکر بچھائی گئیں۔ لیکن سامعین کی ضرورت پوری نہ کر سکیں۔ گذشتہ ۱۵ سال میں کبھی اس کثرت سے غیر از جماعت احباب تشریف نہ لائے تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد جناب صدر ڈاکٹر ایم جمیل صاحب و مسٹر ظفر اللہ صاحب۔ مونگ محمود صاحب اور خاکسار نے اردو انگریزی اور برمی میں سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ کوکریک شہر کے کونسلر حلیم صاحب اور مانڈلے کے عبدالرحمان صاحب نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ مسجد کے کمرے میں مستورات کے لئے انتظام تھا اور لاؤڈ سپیکر لگا ہوا تھا۔ غیر از جماعت مستورات کافی تعداد میں شریک مجلس ہوئیں۔ اختتام جلسہ پر خاکسار نے دعا کرائی جس کے بعد حاضرین کی شربت سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد پہلے مردوں کو بعدہٗ مستورات کو ڈاکٹر جمیل صاحب نے حج کی فلم دکھائی جسے مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ بعض حضرات نے افسوس کیا کہ وہ عرصہ تک بعض متعصب حضرات کے زیر اثر اس خیال میں رہے کہ احمدی حضرات حج نہیں کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کما حقہٗ عزت نہیں کرتے۔ انہوں نے صاف کہا کہ آنحضرتؐ کی حیات مبارکہ کے متعلق تقاریر جس رنگ میں یہاں سنی گئیں بہت کم دوسری جگہ سننے میں آتی ہیں۔

اس مرتبہ ۲۳ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں خاکسار کی ایک تقریر کو وسیع کر کے ملک کے طول و عرض میں بھجوایا گیا۔

ایک سال سے یہاں کے مسلم طبقہ میں مستورات کے مساجد میں جانے نہ جانے پر قضیہ چل رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بعض حضرات نے خاکسار سے بھی رجوع کیا۔ خاکسار نے ان حضرات کی احادیث نبویؐ کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے طریق سے بھی آگاہ کیا۔

اپر برما میں کھکائی ٹرکٹ Kalkaa (ڈسٹرکٹ) کے ایک مسلمان دوست نے اپنی بستی کے حالات لکھتے ہوئے اسلامی لٹریچر طلب کیا۔ چنانچہ ان کو وہاں کے چھتیس بیگی لاہو اور سینی ۲۴ مسلمان گھرانوں کے لئے اردو۔ انگریزی۔ چینی اور برمی لٹریچر کا ایک پارسل بھجوا دیا گیا۔ تفسیر القرآن اور پارہ اول مع ترجمہ بھی بھجوائے گئے

مانڈلے میں ہمارے ایک غیر مبائع دوست اُو پونیول رہتے ہیں۔ ان کی درخواست پر کتاب منن الرحمٰن ۲ ماہ کے لئے عاریتاً بھجوائی گئی ہے۔ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی انگریزی تصنیف "اسلام" اس وقت تک قریباً ۵۰ افراد پڑھ چکے ہیں

گذشتہ ۳ ماہ سے یہاں حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے قصیدے کا تذکرہ خوب زوروں پر تھا چنانچہ خاکسار نے اصل قصیدے کے چیدہ اشعار اور ان کی تشریح ایک پمفلٹ کی شکل میں طبع کر کے ملک کے العلماء طبقے کو بھجوایا۔

اپریل میں خاکسار کو ایک دن کے لئے ٹانگو Taungoo جانا پڑا۔ جہاں ہمارے احمدی دوست کھن مانگ پیرل صاحب کا ایک مقدمہ چل رہا تھا ایک ہوٹل میں ایک رات ۸ بجے سے ۱۰½ بجے تک قریباً ۲۰-۲۵ نوجوانوں سے خطاب کا موقع ملا۔ ۲ دوست اسٹیشن تک پہنچانے آئے اور گاڑی چلنے تک ۱½ گھنٹہ مختلف دینی مسائل پر گفتگو رہی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد حضرات مشن ہاؤس تشریف لائے اور سلسلہ کے بارہ میں معلومات حاصل کیں

تحریک جدید کے مجاہدین کیلئے زریں ہدایات

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۲۲/۱۱/۶۵ کے چند اقتباسات)

ایک پختہ عہد

"اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے مومن بندوں سے ایک پختہ عہد لیا تھا۔ اور جو ہمیشہ لیا جاتا رہا ہے اور آپ پر ایمان لانیوالے قیامت تک جس عہد کے پابند ہیں وہ یہ ہے کہ جو لوگ حقیقی طور پر ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں جو مجاہدہ اور جد و جہد کرنی پڑے گی وہ اس سے منہ نہیں پھیریں گے۔ وہ اس سے پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔

عہد شکنی پر مواخذہ

"غرض یہ عہد ایک ایسا عہد ہے کہ یہ مسئولاً ہے۔ یعنی تم سے اس کی جواب طلبی کی جائے گی۔ تمہیں اس کا حساب دینا پڑیگا تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا اور تم سے اس بارے میں سوال کیا جائیگا کہ تم نے یہ عہد کیا تھا اسے تم نے کیوں نہیں نباہا۔"

ایفائے عہد کی توفیق پانے کا طریق

"غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اپنے اندر یہ ذہنیت پیدا کرلو کہ تم ہر قیمت پر اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرتے رہو گے تو آسمان سے تمہاری مدد کے لئے فرشتے بھیجوں گا اور وہ تمہارے قدموں کو مضبوط کر دیں گے۔ اور تمہیں اس قابل اور اہل بنا دیں گے کہ تم اپنے وعدہ پر پورے اتر سکو۔"

غلبہ اسلام کے لئے تحریک جدید کے ہر مجاہد نے بھی اللہ تعالیٰ سے یہی عہد کیا ہوا ہے کہ حالات خواہ کچھ ہوں وہ اس میدان سے پیٹھ نہیں پھیرے گا

سو حضور رحمہ اللہ کی ہدایات کے مطابق اس کے ایفاء کی توفیق پانے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اس عزم کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اسی قادر مطلق خدا سے استمداد کے لئے دست بدعا رہنا چاہیے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سانڈوے اور رانگون میں دو افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ الحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

۲

جماعت احمدیہ چنیوٹ		۱۳،۲۵	روپے
مکرم ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ ج	سرگودھا	۶،۰۰	"
جماعت احمدیہ	لاڑ پیہ	۶۶،۰۰	"
" عنایت علی صاحب	گوجرہ سیالکوٹ	۱۰،۰۰	"
جماعت احمدیہ	منگلا ڈیم	۶،۰۰	"
جماعت احمدیہ	سرگودھا	۲،۰۰	"
" شیخ محمد صدیق خان صاحب	کوٹ حسن خان	۲۰،۰۰	"
" چوہدری غلام حسین صاحب	پسرور	۱،۰۰	"
" محمد حنیف صاحب قسمہ		۱۵،۰۰	"
" ڈاکٹر محمود احمد صاحب	مظفر گڑھ	۵۰،۰۰	"
" سعید احمد صاحب سیکرٹری مال	وار برٹن	۴،۰۵	"
جماعت احمدیہ	کراچی	۱۲۳	"
جماعت احمدیہ	لاہور	۸۵،۰۰	"
جماعت احمدیہ	اسلام آباد	۲۵،۰۰	"
" سید محمد خلیق صاحب	مردان	۱۰،۰۰	"
مکرمہ نجیبہ بی بی صاحبہ بیوہ میاں محمد دین صاحب	جہلم	۲۶۰،۰۰	"
جماعت احمدیہ	رحیم یار خان	۱۵،۰۰	"
مکرم بشیر محمد صاحب	کریم پورہ ضلع شیخوپورہ	۲،۰۰	"
" محمد بشیر احمد علی صاحب	جھنگ صدر	۳۰،۰۰	"
" عبدالمجید صاحب کارکن خزانہ	ربوہ	۱،۰۰	"
مکرمہ والدہ صاحبہ لطف الرحمن صاحب	لاہور کینٹ	۱۰،۰۰	"
مکرم حاجی منیف الحق صاحب	کوئٹہ	۲،۰۰	"
" ڈاکٹر خداداد صاحب	عارف والا	۵،۰۰	"
جماعت احمدیہ	اوکاڑہ	۸۷،۸۷	"
" نائب صوبیدار محمد یوسف ۲۹۷ ج ب	ٹانڈلیانوالہ	۱۵،۰۰	"
لجنہ اماء اللہ	راولپنڈی	۱۰،۰۰	"
جماعت احمدیہ	سرائے عالمگیر	۱۲۵،۰۰	"
" سید سعید احمد صاحب	بشیر آباد فارم	۲،۰۰	"
جماعت احمدیہ	بہاولپور	۲۵،۰۰	"
" بریگیڈیئر اقبال احمد شمیم صاحب	ربوہ	۱۲،۵۰	"
" سید ظہور احمد صاحب	ذخیرہ بہادر نگر	۳۰،۰۰	"
" عنایت اللہ صاحب بھٹی	اوکاڑہ	۳۷،۰۸	"
جماعت احمدیہ	ملتان	۱۰،۰۰	"
" ملک عبدالرب صاحب	ربوہ	۵،۰۰	"
" ڈاکٹر مسعود احمد صاحب		۱۰،۰۰	"
" ڈاکٹر محمد شریف صاحب [illegible]	گجرات	۵،۰۰	"
جماعت احمدیہ	گوجرانوالہ	۲۱،۰۰	"
" ام جعفر صاحبہ	کراچی	۱۰۰،۰۰	"
لجنہ اماء اللہ چک ۶۱ [illegible]		۵،۰۰	"
" بشیر احمد صاحب چیمہ چک نمبر ۳۶	سرگودھا	۵،۰۰	"
" محمد ابراہیم صاحب دکاندار	ربوہ	۲،۰۰	"
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	ربوہ	۱،۰۰	"
" عبدالجلیل صاحب	ربوہ	۱۱،۰۰	"
جماعت احمدیہ چک ۱۶۳ ملتان		۱،۰۰	"
جماعت احمدیہ شیخوپورہ		۲۰،۰۰	"
" ملک محمد شفیق صاحب	ٹیکسلا	۵،۰۰	"
" چوہدری عطاء اللہ صاحب	ربوہ	۵،۰۰	"

(باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرماویں

مرکز کی طرف سے یکم احسان (جون) تا ۷ احسان (جون) ہفتہ دعوۃ منانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اُمید ہے کہ مجالس نے یہ ہفتہ منایا ہوگا۔ براہ کرم اس ہفتہ کے دوران جمع شدہ چندہ امداد مستحقین جلد مرکز کو ارسال فرمادیں۔

(مہتمم مال)

تقریب شادی

مورخہ ۱۰ مارچ ۷۲ء کو مکرم چوہدری نثار احمد صاحب بی۔اے بی۔ٹی ہیڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ کا نکاح تین ہزار روپیہ حق مہر پر شافیہ صدیقہ صاحبہ بنت چوہدری [illegible] دین صاحب بی۔اے مرحوم ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ مکرم مولوی محمد اقبال صاحب راجیکی ابن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔

مورخہ ۲۵ مارچ کو نثار احمد صاحب کے والد چوہدری غلام احمد صاحب بی۔اے اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ نے محمد آباد اسٹیٹ میں ان کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں علاقہ کے کثیر احمدی احباب شامل ہوئے۔ دولہا اور دلہن چوہدری عطا محمد صاحب بی۔اے سابق نمبردار بسراواں ضلع گورداسپور کے پوتا اور پوتی ہیں۔ علاوہ ازیں نثار احمد صاحب چوہدری سلطان بخش صاحب سابق ڈھلوال کے نواسہ اور شافیہ صدیقہ صاحبہ چوہدری محمد حسین صاحب ایس ڈی او ریٹائرڈ ڈھلوال وہاڑی والی ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے خیر و برکت اور دینی سعادت کا موجب بنائے۔

(محمد اشرف ناصر شاہ مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ)

ضرورت ہے

۱۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک پی۔ٹی۔آئی معلمہ کی جو میٹرک یا پی ٹی ڈپلومہ ہولڈر ہو ضرورت ہے۔

۲۔ ایک چوکیدار کی بھی ضرورت ہے ہر دو کو تنخواہ انجمن کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ چوکیدار کو احاطہ سکول میں ایک کمرہ رہائش کے لئے مل جائے گا۔ درخواستیں مقامی امیر یا صدر کی سفارش سے بنام مینجر نصرت گرلز ہائی سکول ۳۰/۶/۷۲ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینجر)

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل موصیان کے پتے مطلوب ہیں۔ اگر موصی حضرات خود یہ اعلان پڑھیں یا کوئی اور صاحب ان کو جانتے ہوں تو ان کے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

۱۔ موصی نمبر ۱۴۸۹۲ مکرم دین محمد صاحب ولد حیدر خان صاحب ساکن چاہ ڈھکرے والا معرفت میاں خیر محمد صاحب بلاک نمبر ۳ ڈیرہ غازی خان (سابقہ رہائش صادق پور ضلع تھرپارکر سندھ)

۲۔ موصی نمبر ۱۴۸۹۷ قریشی محمد حسین صاحب ولد علی محمد صاحب ساکن کوٹلی گل محمد ڈاکخانہ بھگت پور ضلع سیالکوٹ جو محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں کام کر رہے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری دونوں بچیاں روبینہ قمر اور عظمیٰ قمر کو ایک ماہ سے کالی کھانسی لگی ہوئی ہے۔ احباب ان کی جلد سے جلد کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ (امۃ الحفیظ راحیلہ ایم اے بی ایڈ ۔ ۹۶ شمالی ۔ سرگودھا)

۲۔ خاکسار کی بچی مسماۃ نسرین بسلسلہ ملازمت ۶ اپریل کو لیبیا گئی ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح سے صحت و حفاظت سے رکھے اور اپنے فضل سے کامیاب کرے۔ (فدا محمد حجام ٹرانسپورٹر ۔ ڈیرہ غازی خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا نصاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۲۳ جولائی سے ۲۳ اگست تک ہوگی۔ پہلا ہفتہ یعنی ۲۳ جولائی تا ۳۰ جولائی اضلاع میں مقامی طور پر زیر اہتمام محترم امراء تدریسی پروگرام ہوگا۔ اس کے بعد ۳۱ جولائی تا ۲۳ اگست تین ہفتوں کا پروگرام ربوہ میں ہوگا۔ کلاس کا مکمل نصاب حسب ذیل ہوگا:-

۱۔ مقامی ہفتہ کا نصاب

۱۔ سیپارہ عم کی آخری آٹھ سورتوں کا حفظ اور چھبیسویں پارہ کے پہلے دو رکوع کا ترجمہ۔

۲۔ آداب مجلس۔ آداب مساجد اور نماز روزہ کے متعلق ضروری فقہی مسائل سکھانا۔

۳۔ سات قرآنی دعائیں مع ترجمہ یاد کرنا۔

۴۔ "چالیس جواہر پارے" میں سے پہلی دس احادیث کا ترجمہ و تشریح۔

۵۔ رسالہ "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" پڑھانا۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل عناوین پر طلباء کو لیکچر دیئے جائیں گے:-

پابندی نظام۔ مرکز کی برکات سے زیادہ سے زیادہ کیونکر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے اور عبادت کیوں کی جائے۔

۲۔ ربوہ میں تین ہفتوں کا نصاب

۱۔ ترجمہ قرآن مجید: آخری پانچ سیپارے (قرآن مجید کا دور انشاء اللہ اس سال مکمل ہو جائیگا)

۲۔ حدیث: "چالیس جواہر پارے" مکمل مع دیباچہ۔

۳۔ کلام: دعوۃ الامیر کتاب کے پہلے پچاس صفحات۔

۴۔ صرف و نحو عربی اسباق۔ چودہ اسباق۔

۵۔ تدریسی تقاریر: مندرجہ ذیل عناوین پر علماء سلسلہ سے تدریسی تقاریر کروائی جائیں گی اور طلباء کو نوٹس دیئے جائیں گے:-

الہام کی ضرورت۔ تحریک احمدیت کا مقصد۔ بہائی تحریک۔ خاتمیت محمدیہ۔ شہری حقوق کے متعلق اسلامی تعلیم۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین دلائل وفات مسیح کی دو مزید دلیلیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی بشارات قرآن مجید کی خصوصیات، اسلامی پردہ۔ خلیفہ خدا بناتا ہے اور منافق کی علامات اس کے علاوہ طلباء کی تقریری مشق کا ایک پیریڈ ہوگا۔ بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ کے لئے طلباء اور طالبات کی علیحدہ علیحدہ مجلس مذاکرہ ہوا کرے گی۔ جن میں ان کے سوالات کے جواب دیئے جائیں گے۔

۳۔ امراء نوٹ فرمالیں کہ کم از کم مڈل اور اس سے زیادہ تعلیمی معیار کے طلباء کلاس میں شامل ہو سکیں گے۔

مقامی ہفتہ کے پروگرام میں خواتین شریک نہیں ہوں گی۔ اس ہفتہ کا پروگرام خواتین کے لئے ربوہ میں زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہوگا۔ باقی تین ہفتوں کا اکثر نصاب طلباء اور طالبات کو پردہ کی پابندی سے اکٹھے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا جائے گا امراء کو چاہیئے کہ اپنے حلقہ کی جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ موزوں نمائندے بھجوانے کی تحریک فرمائیں۔ نیز ۱۵ جولائی تک نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ ان کے ضلع سے کتنی تعداد میں نمائندے کلاس میں شامل ہوں گے۔

ابوالعطاء
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہمبرگ ۱۶ جون۔ صدر بھٹو نے متنبہ کیا ہے کہ پاکستان کسی صورت میں بھارت کی قیادت قبول نہیں کرے گا۔ مغربی جرمنی کے کثیر الاشاعت ہفتہ وار "سٹرن" کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا ہم بھارت سے دوستی چاہتے ہیں اس کی قیادت نہیں۔ صدر نے کہا کہ پاکستان دنیا کی کسی طاقت کی قیادت قبول نہیں کرے گا انہوں نے کہا ہم بڑی طاقتوں کی اجارہ داریوں کے خلاف مزاحمت کرتے رہے ہیں۔ ہم نے امریکہ کی اجارہ داری کا مقابلہ کیا۔ ہم نے روس کی اجارہ داری کا مقابلہ کیا ہم نے برطانیہ کو نکال باہر کیا۔ داخلی طور پر ہم نے دو آمروں کے خلاف جنگ کی۔ ہماری زندگی خطرہ میں پڑ گئی مگر ہم نے جدوجہد کی۔ ہم کسی کی قیادت قبول نہیں کریں گے۔ خواہ اس میں امریکہ اور روس شامل ہوں یا چین۔ بھارت کی قیادت تو کسی صورت میں قبول نہیں کی جائے گی مگر ہم دوستی کو بصد شوق ہر انداز میں قبول کریں گے۔

لاہور ۱۶ جون۔ صدر بھٹو پاک بھارت مذاکرات میں شرکت کے لئے لاہور سے ہی دہلی روانہ ہوں گے۔ اس بات کا انکشاف گورنر پنجاب نے کیا۔ وہ راولپنڈی سے واپسی پر لاہور ایئرپورٹ پر موجود صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا صدر بھٹو ۲۶ جون کو لاہور پہنچیں گے اور ۲۸ جون کو بھارت روانہ ہو جائیں گے۔

ہدایات برائے لجنات اماء اللہ برائے سالانہ اجتماع

منعقدہ ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۷۲ء

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تمام لجنات کو بذریعہ سرکلر امسال کے اجتماع کا پروگرام بھجوایا جاچکا ہے۔ آپ ابھی سے اس کی تیاری شروع کردیں۔

اجتماع کا سارا پروگرام ایسی تقاریر پر مشتمل ہوگا جس میں لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ کے متعلق واقعات کا تذکرہ اور ابتدائی کارکنات کے حالات زندگی اور قربانیوں کا ذکر ہو جو بہنیں یا بچیاں اس میں حصہ لینا چاہیں وہ ابھی سے نام اور تقریر یا مقالہ کا عنوان لکھکر بھجوادیں۔ عنوانات کی فہرست ہر لجنہ کو بھجوادی گئی ہے مقابلہ کے لئے بھی یہی عنوان ہوں گے۔ صرف عنوان کے ساتھ اپنا معیار لکھنا ہوگا۔

جو بہنیں اس اجتماع میں تقریر کرنا چاہیں یا مقالہ پڑھنا چاہیں وہ اپنا مضمون لکھکر ۲۰ اکتوبر سے قبل بھجوادیں لیکن اس کی نقل اپنے پاس رکھیں۔ ۲۰ اکتوبر کے بعد مضمون بھجوانے والی بہن یا بچی کو شمولیت کی اجازت نہ ہوگی۔

اس موقعہ پر انشاء اللہ ایک مشاعرہ بھی منعقد کیا جائے گا۔ جس میں صرف ایسی نظمیں شامل کی جائیں گی جن میں جماعت اور لجنہ اماء اللہ کی تاریخ خلفائے سلسلہ کے کارنامے ممبرات لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں کا ذکر اور ابتدائی کارکنات کے حالات زندگی وغیرہ بیان کئے گئے ہوں ایسی نظموں کی نقول بھی ۲۰ اکتوبر تک بھجوادی جائیں۔

ہر شہر، قصبہ، یا گاؤں کی لجنہ اماء اللہ کی صدر اپنے شہر، قصبہ یا گاؤں کی ان کارکنات کے نام بھجوائیں جنہوں نے دس سال یا اس سے زائد لجنہ اماء اللہ کی خدمت سرانجام دی ہو۔ مختصر حالات کے ساتھ کہ کب سے کب تک کام کیا اور کیا حقیقی خصوصی خدمات سرانجام دیں۔ ان کے لئے خصوصی اسناد جاری کی جائیں گی۔

اس موقعہ پر [illegible] ایک نمائش بھی منعقد کی جائے گی۔ جس میں تصاویر گراف اور چارٹوں کے ذریعہ لجنہ اماء اللہ کی تدریجی ترقی دکھائی جائے گی۔ اس سلسلہ میں جو لجنات اپنی لجنہ اماء اللہ کے کوائف کے گراف یا چارٹ بنواکر بھجوائیں وہ بھی نمائش میں رکھے جائیں گے۔

ناصرات کے اجتماع کا پروگرام بھی عنقریب شائع کیا جائے گا۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۶ احسان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۶ جون ۱۹۷۲ء) کے صفحہ ۴ پر ضلع نواب شاہ میں تربیتی اور علمی جلسوں کا انعقاد کے زیر عنوان جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں قمر آباد کے جلسے میں ایک موضوع سہو کتابت سے بعض پرچوں میں غلط شائع ہو گیا ہے (اکثر پرچوں میں یہ درست شائع ہوا ہے) صحیح موضوع یہ ہے: "دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت" جن پرچوں میں یہ موضوع غلط چھپا ان میں قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷